حافظ محمد عرفان الحق اظہار حقانی
مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

(قسط نمبر ۱۳)

مولانا سمیع الحق اور مولانا حسن جان شہیدؒ کا سفر زاہدان جامع مسجد مکی میں ان کے خطبات

بعد از نماز مغرب پونے آٹھ بجے جامع مسجد مکی میں عمومی جلسے کا انتظام کیا گیا تھا' مسجد کا وسیع وعریض ہال تنگ دامنی کا شکار نظر آرہا تھا طلباء کے علاوہ زاہدان اور اس کے گرد ونواح کے علاقوں سے سینکڑوں کی تعداد میں لوگ ذوق وشوق سے علماء کے دیدار اور خطابات سننے کے لئے سر شام مسجد میں پہنچ چکے تھے۔

تلاوت کلام پاک کے بعد تاجکستان کے بعض طلباء جو گزشتہ کئی برس دارالعلوم حقانیہ میں بھی زیر تعلیم رہے تھے نے جہادی نظموں سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ سٹیج سیکرٹری مدرسے کے ناظم مولانا احمد صاحب تھے۔ انہوں نے پہلے مہمانوں کا تفصیلی تعارف کروایا اور پھر مولانا حسن جانؒ کو دعوت خطاب دیا۔ جنہوں نے فارسی میں خطاب فرمایا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے:

حضرت مولانا حسن جانؒ کا ''مکی'' جامع مسجد زاہدان میں خطاب:

خطبہ مسنونہ کے بعد سورۃ الحجرات کی ابتدائی پانچ آیات کریمہ تلاوت فرمائیں۔ برادران عزیز علمائے کرام ومشائخ عظام! یہ ایک خالص دینی مجلس ہے جو دین اور دینداروں سے محبت کی غرض سے منعقد کی گئی۔ اس کا مقصد نہ تو ووٹ مانگنا ہے اور نہ سیاست بازی کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس اجتماع کو اپنے جناب میں قبول فرمائے۔ اور آپ کا یہ بیٹھنا اور سننا عبادت ٹھہرائے۔ میری اپنی زبان پشتو ہے' آپ کے سامنے فارسی میں تقریر کروں گا جو ممکن ہے گلابی ہو۔ تاہم امید ہے آپ میری لغت (فارسی) سے صرف نظر کرتے ہوئے میرے مقصود ومضمون کو سمجھنے کی طرف توجہ دیں گے۔ یہ آیات کریمہ جو میں نے تلاوت کی جب آپ رسول اقدس ﷺ کے روضہ اقدس پر حاضری دیں اور مواجہہ شریفہ کے سامنے کھڑے ہوں تو اس کے اوپر لکھے ہوئے نظر آئیں گے۔

روضہ رسول اقدس ﷺ کا تاریخی پس منظر:

آپ کو علم ہے رسول اللہ ﷺ جس حجرہ شریفہ میں مدفون ہیں وہ حجرہ عائشہ صدیقہؓ ہے۔ آپ ﷺ کے پہلو میں حضرت ابوبکر صدیقؓ اور اس کے متصل آپ ﷺ کے پاؤں مبارک کے محاذات میں حضرت عمرؓ مدفون ہیں۔ یعنی

ان تینوں بزرگان دین کی قبور ایک ساتھ اکٹھی ہیں۔ان حضرات کے دفن ہوتے وقت یہ مقام مسجد نبوی سے باہر تھا‘ ۸۰ھ میں جب ولید ابن عبدالملک خلیفہ بنے تو اس نے مسجد نبوی کی توسیع کا ارادہ کرتے ہوئے اس حجرہ کو بھی مسجد نبوی کی نئی تعمیر مین شامل کردیا مدینہ میں اس روز لوگوں پر گریہ و بکا طاری تھی۔شریعت کی رُو سے مسجد کے اندر اگرچہ قبر کی اجازت تو نہیں لیکن بادشاہ کے سامنے کسی کا کیا بس چلے۔کچھ زمانہ بعد جب حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ خلیفہ المسلمین بنائے گئے تو اس نے رسول اللہ ﷺ کے روضہ کے اردگرد دیواریں مخمس انداز سے (پانچ کونوں والی) تعمیر کروائی۔اور یہ مخمس انداز اس لئے اختیار کیا گیا تا کہ خانہ کعبہ کے ساتھ روضہ رسول ﷺ کی مشابہت پیدا نہ ہو اور کل کوئی روضہ پر آ کر طواف نہ شروع کر بیٹھے۔گویا شرک کا دروازہ بند کرنے کیلئے یہ عمل کیا گیا۔پھر ایک دوسرے بادشاہ سلطان اشرف آئے تو اس نے روضہ کے گرد آہنی تعمیر کروائی۔جس کا طول ۲۲ گز اور عرض ۱۵ گز تھا۔

مواجہہ شریفہ میں کھڑے ہونے پر معلوم ہوگا کہ یہاں تین گول سوراخ ہیں۔ایک بڑا گول سوراخ‘ یہ سید الکائنات رسول اقدس ﷺ روضے کے مقابل واقع ہے۔آہنی تعمیر کے اندر سبز کپڑے کا غلاف روضہ کے گرد نظر آتا ہے۔اس کے اندر پھر سنگ مرمر کی تعمیر ہے۔اس تعمیر میں رسول اللہ ﷺ کے روضہ اقدس کے مقابل نشانی کے طور پر چاندی کی ایک کیل لگائی گئی ہے۔انسان جب بڑے سوراخ کے سامنے کھڑا ہو تو اس وقت روبروئے چہرہ رسول اقدس ﷺ کے ہوتا ہے۔ابوداؤد شریف کی ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی مجھ پر دور سے درود شریف پڑھے تو فرشتے اُسے مجھ تک پہنچا دیتے ہیں۔اور جب کوئی میرے روضے پر کھڑے ہو کر درود پڑھے تو میں خود اُسے سنتا ہوں۔ اور اس کا جواب بھی دیتا ہوں۔بعض علماء سے سننے میں آیا ہے کہ جس کی شکل و شباہت سنت و شریعت کے مطابق ہو‘ رسول اللہ ﷺ اسکے درود کا جواب اس کی طرف چہرہ کر کے دیتے ہیں۔اور جو داڑھی منڈواتا ہے رسول اللہ ﷺ اسے جواب تو دیتے ہیں لیکن چہرہ اقدس دوسری طرف موڑ کے‘ یعنی اپنی ناراضگی کا اظہار فرماتے ہیں۔

<u>حضرات شیخینؓ کا جوار رسول اللہ ﷺ میں دفن ہونا سب سے بڑی فضیلت و منقبت:</u>

رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں ایک قدم کے فاصلے پر حضرت ابوبکر صدیقؓ اور ان کے ساتھ اسی قدر فاصلے پر حضرت عمرؓ مدفون ہیں۔یہاں ان قبور کی نشانی کیلئے متوسط اور ایک چھوٹا سنہری سوراخ نظر آتا ہے۔علماء لکھتے ہیں کہ بالفرض اگر حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے لئے کوئی بھی فضیلت و منقبت نہ ہو تو بھی جوارِ رسول ﷺ میں دفن ہونے کی فضیلت تمام فضائل و مناقب پر بھاری ہے۔ایک مجلس میں ایک عالم دین اسی صفت و منقبت پر بیان کر رہا تھا‘ کہ دوران تقریر ایک شخص نے بیچ میں کھڑے ہو کر اعتراض کیا کہ کیا کسی کے پہلو میں دفن ہونا بھی کوئی فضیلت ہے؟ اس عالم نے دوران تقریر جواب نہ دیا۔بعد میں تقریر کے اختتام پر یہ شخص دوبارہ اُس عالم کے سامنے آیا اور اپنا سوال دہراتے ہوئے کہا کہ آپ نے جواب نہیں دیا۔اس پر عالم دین نے پوچھا کہ تفصیلی جواب دوں یا اجمالی؟ تو سائل نے کہا کہ اجمالی۔ اس دوران وہاں ایک طالب علم اس عالم دین کو دستی پنکھے سے ہوا دینے میں مصروف تھا۔عالم دین نے معترض کو کہا کہ

تمہارے سوال کا جواب اس دستی پنکھے کے ہوا دینے میں ہے۔ بتاؤ یہ پنکھا تمہارے لئے چلایا جارہا ہے یا میرے لئے؟ اس نے کہا کہ آپ کے لئے۔ پھر پوچھا کہ اس پنکھے کی ہوا تمہیں آرہی ہے یا نہیں؟ تو اس نے کہا کہ جی ہاں مجھے بھی آرہی ہے۔ عالم دین نے بات بڑھاتے ہوئے کہا کہ جس طرح اس پنکھے کی ہوا صرف مجھ تک محدود نہیں' اسی طرح روزانہ ہزاروں درود وصلاۃ وسلام بھیجنے والے زائرین کا درود و رحمت حضرات شیخینؓ کو بے پناہ فائدہ کا سبب بنتا ہے۔ شیخینؓ زائرین کے درود ورحمت سے محروم نہیں ہوتے' بات لمبی ہوگئی' مقصود کی طرف آؤں گا۔ رسول اللہ ﷺ کے روضہ پر بڑے سوراخ کے اوپر یہ آیت کریمہ لکھی ہے۔ یا یھا الذین امنو لا ترفعو اصواتکم فوق صوت البنی ولا تجھر والہ بالقول دجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم و انتم لا تشعرون۔

مسجد نبوی میں ایک دوسرے مقام ریاض الجنۃ میں ایک تختے پر بھی یہ آیت لکھی نظر آئے گی۔

سید الکائنات ﷺ کے حضور ادب واحترام:

قرآن میں آیتوں کی تعداد تو ۶۶۳۲ ہیں لیکن ان میں اس آیت کو خاص طور پر کیوں لکھا گیا؟ وجہ یہ ہے کہ اس آیت میں ایک خاص مضمون اور مسئلہ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور وہ مسئلہ ادب واحترام سید الکائنات ﷺ ہے ۔اس آیت کی شان نزول میں کئی واقعات بیان کئے گئے ہیں۔

ایک واقعہ یہ ہے کہ قبیلہ بنو تمیم کے لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ دوپہر کا وقت تھا جب یہ لوگ مدینہ پہنچے اس وقت آپ ﷺ کسی حجرے میں آرام فرما رہے تھے۔ آداب معاشرت سے ناواقف ہونے اور شوق زیارت کی بدولت انہوں نے حجرات کے باہر سے پکارنا شروع کیا۔ اخرج الینا یامحمد، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ان آیات میں مجلس نبوی ﷺ میں تین آداب ملحوظ رکھنے کا حکم نازل ہوا ہے۔

بلا چوں وچرا رسول اقدس ﷺ کا حکم ماننا: پہلا ادب یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی کام کے کرنے کا حکم دے تو پھر اسے خلوص دل سے مانا جائے اس پر عمل کرنے میں اپنی ذاتی رائے اور غور وفکر کو دخل نہ دیا جائے مومن کے ایمان کی علامت یہی ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کا حکم بلا چوں وچرا مانے اپنا عقل بگارنا شیطان کا وطیرہ ہے۔۔

رسول اللہ ﷺ کو نام مبارک لے کر نہ پکارنا: دوسرا ادب یہ بیان کیا گیا ہے کہ سید الکائنات ﷺ کو اپنے نام سے نہ پکارا جائے لا تجعلو دعاء الرسول کدعاء بعضکم بعضا یعنی یا محمد نہیں کہنا چاہیے قرآن مجید کے مطالعے سے معلوم ہوگا کہ ہر پیغمبر کو کہیں نہ کہیں حرف نداء سے مخاطب کیا گیا جیسے یا ادم اسکن انت وزوجک الجنۃ ۔ ینوح اھبط بسلام منا و برکت علیک ۔ یدا ود انا جعلنک خلیفۃ فی الارض ۔ ونا دیناہ ان یا ابراھیم قد صدقت الرؤیا ۔ وما تلک بیمینک یموسی ۔ واذ قال اللہ یعسیٰ ابن مریم غرض ہر پیغمبر کو اپنے نام سے اللہ تعالیٰ نے مخاطب فرمایا

ہے لیکن ہمارے پیغمبر علیہ السلام کو بجائے نام کے اپنے لقب سے مخاطب کیا۔ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک۔ یا ایھا النبی انا ارسلنک شاھدا و مبشرا و نذیرا۔

قرآن مجید میں سید الکائنات ﷺ کا نام مبارک پانچ دفعہ ذکر ہوا ہے چار مرتبہ محمد اور ایک دفعہ احمد۔ لیکن یہ نام حرف خطاب کے ساتھ ذکر نہیں کیے گئے گویا خداوند قدوس آپ ﷺ کو اپنے نام سے مخاطب نہیں فرماتے تو پھر اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے اس طریقے کو کس طرح سے قبول فرمائیں گے۔ بعض لوگ مسجدوں اور اسکے دروازوں پر یا محمد لکھتے ہیں اگرچہ ان لوگوں کی نیت صحیح ہوتی وہ ازراہ محبت ایسا کرتے ہیں لیکن شریعت کی نگاہ میں یہ بے ادبی شمار ہوتی ہے۔ اگر کہیں کہنے کی ضرورت پڑے تو پھر یا رسول اللہ اور یا محمد الرسول اللہ کہنا چاہیے۔

مجلس رسول اقدس ﷺ میں خاموشی: تیسرا ادب یہ سکھلایا گیا کہ سید الکائنات ﷺ کی مجلس میں خاموش رہا جائے اگر رسول ﷺ کچھ بیان فرمائیں یا کوئی بات کریں تو تم میں سے کسی کی آواز انکے مقابل بلند نہیں ہونی چاہیے۔ جو بھی بات کرو نرم آواز سے تعظیم واحترام کے لہجہ میں ادب وشائستگی کیساتھ کرو۔ خداوند قدوس اس ادب پر اتنا زور دیتے ہیں کہ فرمایا ان تحبط اعمالکم و انتم لا تشعرون۔ ممکن ہے کہ رسول کی اس بے ادبی سے تمہارے تمام عمر کا عمل ضائع ہو جائے۔

دو اعمال جن سے تمام اعمال اکارت ہوتے ہیں: دو اعمال ایسے ہیں جن کے ارتکاب سے تمام نیک اعمال ضائع ہو جاتے ہیں، پہلا عمل شرک ہے۔ لئن اشرکت لیحبطن عملک۔ شرک سے تمام نیکیاں ضائع ہوتی ہیں۔ دوسرا عمل رسول اللہ ﷺ کی بے ادبی ہے۔ فرمایا و لا تجھروا لہ بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم و انتم لا تشعرون۔ اس آیت کے نزول سے صحابہ کرامؓ کی حالت یہ ہو گئیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے کہا میں مرتے دم تک آپ ﷺ سے اس طرح بولوں گا جیسے کوئی کسی سے سرگوشی کرتا ہو۔ حضرت عمرؓ اس قدر آہستہ بولنے لگے کہ بعض اوقات بات سمجھنے کیلئے دوبارہ پوچھنا پڑھتا تھا۔ حضرت ثابتؓ جو طبعاً بلند آواز تھے بہت روتے اور اپنی آواز کو گھٹایا۔ صحابہ کا حال مجلس نبوی ﷺ ایسا ہوتا گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔

ہمارے صحابہ کرامؓ کا حب رسول اللہ ﷺ دیگر انبیاء کرام کے صحابہ کے مقابل: اگر گزشتہ تمام پیغمبروںؑ کے صحابہ کا اپنے پیغمبروںؑ کیساتھ محبت اور ادب دیکھا جائے تو وہ سب ملا کر ہمارے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام کی محبت کا دسواں حصہ بھی نہیں بنے گا۔ میں نے کسی پیغمبر کی تاریخ میں نہیں پڑھا کہ وہ وضوء کرے ہاتھ پاؤں دھوئے اور اس کے صحابہ آگے بڑھ کر وہ مستعمل پانی اٹھا کر اپنے چہروں پر ملے یا لعاب دھن پیغمبر اپنے منہ میں ڈالیں یا پیغمبر کے بالوں کو محفوظ رکھ کر اس سے برکت حاصل کرے۔ یہ محبت کا نرالا انداز صرف ہمارے صحابہ کرام میں نظر آئیگا۔ صحابہ کرام نے رسول ﷺ کے ایک ایک موئے مبارک، کپڑوں، جوتوں، ناخنوں تک اور پسینے تک کو دل وجان کی حفاظت سے رکھا

صحابہ کرام اور اہل بیت کے بارے میں اہل سنت کا عقیدہ: ہمارا عقیدہ ہے کہ جسطرح سید الکائنات محمد

رسول اللہ ﷺ جملہ انبیاء کے سردار ہیں اسی طرح اسکے صحابہؓ دیگر تمام انبیاء کے صحابہؓ کے سردار ہیں اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے اہل بیت کے سردار ہیں کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی نبی کریم ﷺ کو تو سید الکائنات کہے اور اسکے صحابہ کو سید الصحابہ نہ کہے۔ ہمارا عقیدہ تو یہاں تک ہے کہ مدینہ کے کتے تمام دنیا کے کتوں کے سردار ہیں۔ مدینہ کے درخت تمام دنیا کے درختوں کے سردار ہیں اور مدینہ کے پہاڑ تمام ملکوں کے پہاڑوں کے سردار ہیں۔

<u>مدینہ منورہ کے کتوں اور بلیوں کی خدمت:</u> میں جب پہلی مرتبہ مدینہ منورہ ۱۹۶۲ء بمطابق ۱۳۸۲ھ حاضر ہوا تو وہاں میں نے ایک ہندوستانی بھکاری کو دیکھا جو قصابوں کے پاس جا کر گوشت کے ٹکڑے جمع کرتا تھا میں نے پہلی مرتبہ اسے دیکھ کر خیال کیا کہ یہ گداگر یہاں کیسے آ گیا؟ یہاں تو گداگری ممنوع ہے۔ میں تقریباً روز گوشت خریدنے قصاب کی دکان پر جاتا تو اس فقیر کو گوشت کے ٹکڑے حسب معمول جمع کرتے ہوئے پاتا۔ ایک دن میں اسے دیکھا کہ زمین پر بیٹھے گوشت کے بڑے ٹکڑے چاقو سے کاٹ کر چھوٹے ٹکڑے بنا کر ایک برتن میں ڈال رہا ہے۔ میں اسکے قریب گیا اور پوچھا کہ بابا یہ آپ کیا کر رہے ہیں پہلے اس نے جواب نہ دیا اور ہنسا۔ پھر میں نے دوبارہ سوال کیا کہ یہ تم کیا کر رہے ہو تو اس نے جواب میں کہا کہ میں مدینہ کے کتوں اور بلیوں کی خدمت کر رہا ہوں' میں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں ایسا کرنے کا کس نے کہا تو اس نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر اشارے کرتے ہوئے کہا کہ اللہ نے کہا ہے۔ یہ مدینہ کی محبت ہے جو ہر مسلمان کے رگ و ریشے میں سرایت کر چکی ہے۔ یہ احترام اور ادب نہیں کہ انسان آل رسول ﷺ کا تو خاص خیال رکھے اور صحابہؓ کا احترام ملحوظ نہ رکھے۔ یا احترام صحابہؓ تو کریں لیکن احترام آل رسول ﷺ روا نہ رکھے۔ یہ دونوں طریقے غلط افراط و تفریط کے ہیں ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ چیز جسکی نسبت رسول اللہ ﷺ سے ہو وہ قابل صد احترام، ادب و تعظیم ہے خدا تعالیٰ ہمیں یہ احترام و ادب نصیب فرمائے اور اس مدرسہ کے تعمیرات کو پایہ تکمیل کو پہنچائیں اور وہ بزرگ جو اس مدرسہ کی خدمت میں لگے ہیں' اللہ تعالیٰ انکے مساعی کو قبولیت سے نوازے اور انکی زندگیوں میں برکات عطا فرمائیں' جو طلباء یہاں پر زیر تعلیم ہیں اللہ تعالیٰ انکو اپنے مقاصد میں کامیابی سے نوازے۔ امین

<u>حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کا مکی جامع مسجد زاہدان میں خطاب:</u> حاضرین کی اکثریت اردو زبان سے واقف تھی اس لئے مولانا سمیع الحق نے اردو زبان میں تقریر کی۔ تاہم فارسی ترجمے کے لئے مولانا احمد صاحب بھی موجود تھے۔ مولانا نے تقریر کے دوران بعض اوقات بے ساختہ فارسی زبان میں بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ خطاب کا حاصل یوں تھا:

<u>حمد و خطبہ کے بعد:</u> والذین اوتوا العلم درجت وقال تعالیٰ یریدون لیطفؤ نور اللہ بافواھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون۔

میرے نہایت قابل احترام حضرت مولانا عبد الحمید دامت برکاتہ' علماء کرام مشائخ عظام اساتذہ عظام اور میرے نہایت عزیز طالب علم بھائیوں میرے لئے آج بہت بڑی خوشی اور سعادت کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپکے اس

ادارے اور ملک میں ہمیں آنے کا موقع عطا فرمایا۔ یہ ہماری ایک بہت دیرینہ تمنا تھی ہم نے یہاں آکر جو کیفیت محسوس کی جس طرح ہمارا ایمان تازہ ہوا اور ہمارا حوصلہ بڑا ہے اسکا اظہار ہم الفاظ سے نہیں کر سکتے۔ حضرت مولانا عبدالعزیزؒ کے اخلاص سے لگائے گئے پودے (مدرسہ) کو اللہ تعالیٰ نے آج شجر طوبیٰ بنا دیا ہے۔

پورے سنٹرل ایشیاء کیلئے مرکز رشد و ہدایت: اللہ تعالیٰ نے مولانا عبدالعزیزؒ کو مولانا عبدالحمید اور انکے رفقاء واساتذہ جیسے صحیح جانشین عطاء فرما کر خاص فضل واحسان فرمایا ہے۔ آج یہ ادارہ ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ پورے ایران اور بلوچستان کے مسلمانوں کا مرکز رشد و ہدایت بن رہا ہے میری دعا ہے کہ آگے چل کر یہ پورے سنٹرل ایشیاء اور اسکے ملحقہ ممالک کے لئے مرکز رشد و ہدایت بنے۔

محترم سامعین کرام میرے مخاطب اسوقت خاص طور پر میرے عزیز طالب علم بھائی ہیں۔ اسوقت امت مسلمہ کا سرمایہ اور آخری سہارا یہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اور مخلوقات کے ہاں طالبعلموں کی قدر و قیمت: اللہ کے ہاں ان کی فضیلت تعلیم و تعلم طلب علم کے اعتبار سے قرآن وسنت اس سے بھرا ہوا ہے۔ میرے پاس وقت کم ہے اور آپ سب علماء ہیں جانتے ہیں کہ اسلام نے علم تعلیم و تعلم اور طلب علم کو کتنی فضیلت دے رکھی ہے پوری کائنات طالب علم کے گرد گھومتی ہے رحمت کے فرشتے طلباء کو پر بچھاتے ہیں فضاؤں میں پرندے ان کیلئے دعا گو ہوتے ہیں سمندروں میں مچھلیاں دین کے طالب علموں کی عافیت وحفاظت کی دعا کرتے ہیں۔ یہ پوری کائنات بر و بحر کے حیوانات اور فرشتے طالب علم کیلئے آخر کیوں دعا گو ہیں۔ اسلئے کہ کائنات میں طالب علم کی بہت بڑی اہمیت ہے اتنا بڑا احسان اور انعام واکرام اپنے مخلوق میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی پر نہیں ہوتا جو دین کے طالب علم پر ہوتا ہے اللہ اسے اپنے دین کے لئے منتخب فرمالیتا ہے حضور اقدس ﷺ آخری نبی ہے یہ امت آخرالامم اور قرآن آخری کتاب ہے اب انسانیت کی فلاح وبقاونجات اور راہ راست پر رکھنے کا واحد ذریعہ تعلیمات قرآن وسنت ہے۔ اسی پر اللہ تعالیٰ کی صحیح عبادت موقوف ہے۔ قرآن وحدیث کے تعلیم و تعلم کا ذریعہ درس وتدریس اور طالب علم بنتے ہیں۔

وحی الٰہی کا اٹھانے والا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا انا عرضنا الامانۃ علی السموٰت والارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان انہ کان ظلوماً جہولا۔

میرے نزدیک وحی الٰہی کا اٹھانے والا عام انسان نہیں ہے بلکہ وہ انسان ہے جو اللہ کے دین کے لئے زندگی وقف کرتا ہے یعنی طالب علم امانت الٰہی کی حفاظت کا ذریعہ اس امت میں نہ امریکہ ہے نہ روس نہ یورپ ہے نہ یہودی نہ عیسائی ہے نہ بدھ مت والا بلکہ امت مسلمہ کا یہی طبقہ ہے جسے طالب علم کہا جاتا ہے۔ علماء اور طلباء وارثین علوم نبوت اور وارثین انبیاء ہیں۔ اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہوسکتی۔ کوئی قارون کا وارث بنتا ہے کوئی ہامان کا کوئی کارخانہ دار بنتا ہے کوئی کروڑ پتی بنتا ہے کوئی بش جیسا صاحب اقتدار بنتا ہے۔ اگر پوری دنیا پر کسی کی سلطنت وحکومت

آجائے تو بھی طالبعلم کے پاؤں کے ایک ناخن تک نہیں پہنچ سکتا اللہ کے ہاں ایک طالب علم کے قدموں کے ناخن کی جوقدر ومنزلت ہے وہ دنیا کے سارے بادشاہوں سے بڑھ کر ہے۔ جس پر آپ لوگ فخر کریں علامہ اقبال کہتا ہے۔

با خبر اپنی شرافت سے ہو جائے تیری سپاہ ہے انس وجن تو ہے امیر جنود

عزیز طالب علم بھائیوں تمہیں اللہ کے ہاں اس نعمت پر سجدہ ریز ہونا چاہے شکر گزار ہونا چاہیے تمہیں فخر کرنا چاہیے احساس محرومی تمہارے قریب بھی نہیں پھٹکنی چاہیے اشرف المخلوقات میں اشرف ترین آپکا طبقہ ہے آپکا انتخاب اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔

<u>طالبعلم بننا بھی نبوت کی طرح وہبی:</u> جسطرح نبوت وہبی چیز ہے اور نبوت کا انتخاب الیکشن سے نہیں ہوسکتا ہے۔ اربوں مسلمانوں میں اللہ تعالیٰ نے آپکا انتخاب فرمایا۔ اس سے بڑی خوش قسمتی کی بات کیا ہوگی' قرآن وسنت کے فضائل پر تو ہمارا ایمان وعقیدہ ہے' لیکن غیر مسلم تو اسے نہیں مانتے۔ اور تو اور ہمارے بعض مسلمانوں کو بھی ان دین کے سیکھنے سکھلانے والوں کی اہمیت کا اندازہ نہیں۔ کچھ زمانہ قبل لوگ اس طبقہ کو روٹی کے ٹکڑے مانگنے والے اور خیرات پر گزارہ کرنے والے سمجھتے تھے۔

<u>عالم کفر کو مدارس کی اہمیت کا ادراک:</u> لیکن اب اس طبقہ کی اہمیت کا ادراک عالم کفر کو بھی ہو گیا ہے۔ وہ اس وقت مسلمان قوم میں جس طبقے کو اپنے مدمقابل سمجھتے ہیں وہ آپ ہی (طلباء) کا طبقہ ہے۔ عالم کفر مسلمانوں کے ایٹم بموں سے نہیں ڈرتا' وہ ہماری فوجوں' حکمرانوں اور سیاستدانوں میں سے کسی سے نہیں ڈرتا۔ وہ ڈر رہا ہے تو ان خاک نشینوں سے' جو زمین پر بیٹھ کر قال اللہ اور قال الرسول ﷺ میں اپنی زندگی لگا رہے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے مدرسوں کو وہ اسلام کے قلعے سمجھتا ہے' اور حقیقت بھی یہی ہے۔ بش' شیروں' کلنٹن' ٹونی بلیئر' اس بات کی تہہ تک پہنچ چکے ہیں کہ ان مدرسوں سے ہی اسلام کی پاسبانی ہو رہی ہے۔ اس وقت پورا عالم اسلام ایک سخت امتحان سے دوچار ہے۔ ہم بحیثیت امت عملاً میدان جنگ میں کفر کا نشانہ ہیں' جو ہمیں ملیامیٹ کر کے مٹانا چاہتا ہے۔ نیو ورلڈ آرڈر کے نام سے ایک نیا ظالمانہ نظام دنیا پر مسلط کیا جا رہا ہے۔ امریکہ اسکا سرغنہ' محور اور شیطان اکبر ہے۔ ایران کی غیور عوام اور حکمرانوں نے جسے برحق اور صحیح خطاب ''بزرگ شیطان'' سے نوازا وہ اسی فساد کی جڑ ہے۔ دہشت گردی' اور ارہابیت کی علمبرداری امریکہ کے ہاتھ میں ہے۔ اور اس ایجنڈے میں سارا مغرب بلکہ سارا عالم اس کیساتھ شریک کار ہے۔ استعمار اور سامراجیت و کالونی سسٹم کا نظام پوری دنیا پر اس کے خواب دیکھے جا رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ دوبارہ امت مسلمہ ان کی غلام بنے اور انکے تمام وسائل پر قبضہ کیا جائے۔ اس منزل تک پہنچنے میں رکاوٹ اور سدراہ وہ صرف آپ ہیں۔ ورنہ باقی سارا میدان اس کے لئے کھلا اور صاف ہے۔ ہمارا اسلامی تشخص مٹانا ہمارے لئے خطرے کی سب سے بڑی گھنٹی ہے۔ ہمارا اسلامی تشخص حضور اقدس ﷺ' صحابہ کرامؓ اور اہل بیت کی تعلیمات سے ہے۔ محمد عربی ﷺ کا ایک کلچر و تہذیب ہے۔

ماہنامہ القاسم کی تاریخی پیشکش

۱۳ ویں خصوصی اشاعت

شیخ الحدیث مولانا

محمد حسن جان شہید نمبر

ترتیب ! مولانا عبدالقیوم حقانی

شیخ الحدیث مولانا محمد حسن جانؒ المدنی شہید کی پُرعزم زندگی، علمی وتدریسی کارنامے، محدثانہ جلالتِ قدر، عالمانہ وقار، سینکڑوں مدارس کا قیام وسرپرستی، فروغِ علم کی لازوال جدوجہد، قومی وملی خدمات، لائق تحسین کردار، انفرادی و اجتماعی ان گنت کارہائے نمایاں، سیرت واعمال کے ہمہ جہتی پہلوؤں پر مشتمل

ایک پورے عہد کی ترجمان دستاویز

معرکتہ الآراء تحریریں، گرانقدر مضامین، تفصیلی تجزیئے تأثرات ومشاہدات، ملی و قومی خدمات، فروغِ اسلام کے لئے انتھک جدوجہد کی تاریخ، فرقِ باطلہ کا تعاقب اور مغربی سامراج کا مقابلہ، علمی مقام اور روحانی عظمتِ شان، اکابر علماء ومشائخ، سیاسی زعماء وقائدین، اساتذہ ومحدثین، ادیب ودانشور، پروفیسر وصحافی، شعراء وخطباء، برخورداران واعزہ، تلامذہ ومستفیدین، الغرض ملک اور بیرونِ ملک سے موصول ہونے والی عظیم تحریروں کا حسین مرقع۔ عنقریب منظرِ عام پر آرہا ہے

ماہنامہ القاسم، جامعہ ابوہریرہ
برانچ پوسٹ آفس خالق نوشہرہ سرحد پاکستان
فون: 0923-630237 موبائل: 9102770-033 فیکس: 630094